

دینی و ملی و علمی و اجتماعی کار

ادبیات کا بیرونی و داخلی عالم

فیضانِ حجاز

بہاولپور، پاکستان

مجموعہ سیرت و احادیث
محمد فیض احمد ایسی
مجموعہ سیرت و احادیث
مدرسہ اسلامیہ



محمد فیاض احمد ایسی
مدرسہ عطاء الرسول ونبی رضوی



جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ، بہاولپور، پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پراوران اہلسنت

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

آپ کا دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور اللہ رب العزت اور اس کے پیارے محبوب کریم روف ورجیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کرم اور حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہ کی روحانی توجہات سے علوم اسلامیہ کے فروغ کے لئے گزشتہ نصف صدی سے مصروف عمل ہے۔ اس میں سینکڑوں طلباء و طالبات قدیم و جدید علوم سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ ان کے قیام و طعام و تعلیم اور تدریسی و غیر تدریسی عملہ کے مشاہرات و دیگر ضروری لوازمات پر لاکھوں روپے سالانہ خرچ ہو رہے ہیں۔ (علامہ تعمیرات کے)

اس وقت اسلام دشمن قوتیں اسلام اور دینی مدارس کے خلاف جن سازشوں میں مصروف ہیں وہ ہر صاحب بصیرت مسلمان سے مخفی نہیں۔ ان پُرکٹھن حالات میں جامعہ ہذا کو آپ جیسے مخلص و بین کا ورد رکھنے والے عظیم حضرات کے مالی تعاون کی اشد ضرورت ہے۔

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ سے قدیمی تعلق و محبت اور علوم اسلامیہ و عربیہ کے فروغ کے پیش نظر آپ کی اخلاقی اور مذہبی ذمہ داری ہے کہ برکتوں و رحمتوں کے مہینے رمضان المبارک میں اپنے صدقات، زکوٰۃ سے اپنے اس ادارہ کی بھرپور معاونت فرما کر رسول کریم روف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مہمانوں (طلباء و طالبات) کی کفالت میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کریں۔ یقیناً آپ کے عطیات آپ کے لئے ذخیرہ آخرت اور صدقہ جاریہ ثابت ہونگے۔

نوٹ: بیرونی حضرات رقم بذریعہ چیک ڈرافٹ جامعا اور سیہ رضویہ بہاولپور کے تحتے پر روانہ کریں۔

آن لائن بھیجنے کی صورت میں ہنام

”جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور مسلم کمرشل بینک عید گاہ ہرائیج بہاولپور اکاؤنٹ نمبر مع ہرائیج کوڈ

1136-01-02-1328-2

والسلام

محمد فیاض احمد اویسی رضوی ناظم اعلیٰ دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور پنجاب

رابطہ نمبر: 03009684391-03006825931

تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے رسول امیں خاتم المرسلین تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
 ہے عقیدہ اپنا بصدق و یقین تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
 اے برائیسی و ہاشمی خوش لقب اے تو عالی نسب اے تو والا حسب
 دودمان قریشی کے دُرُشین تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
 دست قدرت نے ایسا بنایا تجھے جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
 اے ازل کے حسین اے ابد کے حسین تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
 بزم کونین پہلے سہائی گئی پھر تری ذات منور پہ لائی گئی
 سید الاولیاء سید الفاروق تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
 حیرا سکھ رواں کل جہاں میں ہوا اس زمیں میں ہوا آسمان میں ہوا
 کیا عرب کیا عجم سب ہیں زیرِ نگیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
 حیرے انداز میں دستیں فرش کی حیرت پرواز میں رفعتیں عرش کی
 حیرے انظار میں غلہ کی پائیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
 "سدرۃ المنتہی" رگور میں تری قلاب قوسین گردو سر میں تری
 تو ہے حق کے قریں حق ہے حیرے قریں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
 کھکشاں خضرتے سردی تاج کی زلف تاباں حسین رات معراج کی
 لیلۃ القدر حیرت منور جبین تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
 مصطفیٰ مجتبیٰ حیرت مدح و ثنا میرے بس میں دسترس میں نہیں
 دل کو بہت نہیں لب کو یارا نہیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
 کوئی بتلائے کیسے سراپا لکھوں کوئی ہے وہ کہ میں جس کو تجھ سا کہوں
 تو پہ تو پہ نہیں کوئی تجھ سا نہیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
 چار یاروں کی شان جلی ہے بھلی ہیں یہ صدیق فاروق حسان علی
 شاہد عدل ہیں یہ ترے چاہیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
 اے سراپا نصیبِ انیس وہ جہاں سرور دلبراں دلبر عاشقان
 و حوشرقی ہے تجھے میری جان حزیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

رمضان المبارک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمولات مبارکہ

اقاضات: حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين وعلى آلك واصحابك اجمعين

اما بعد! رمضان المبارک کے مہینے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمولات عبادت و ریاضت میں عام دلوں کی نسبت کافی اضافہ ہو جاتا۔ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کی محبت اپنے عروج پر ہوتی۔ اسی شوق اور محبت میں آپ راتوں کے قیام میں اضافہ فرما دیتے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمولات پر عمل کرنا ہمارے لئے باعث رحمت و نجات ہے۔ انہی معمولات کی روشنی میں ہم اس مہینے کی برکتوں اور سعادتوں سے بہرہ یاب ہو سکتے ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمولات کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک سے اتنی زیادہ محبت تھی کہ رجب المرجب کا چاند نظر آتے ہی اس کے پانے کی دعا کفر فرمایا کرتے تھے اور رمضان المبارک کا اہتمام شعبان المعظم میں ہی روزوں کی کثرت کے ساتھ ہو جاتا تھا۔

رمضان المبارک کے پانے کی دعا فرماتا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رجب المرجب کے آغاز کے ساتھ ہی یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَارِكْ فِي رَمَضَانَ. (او کما قال) (مسند احمد بن حنبل)

جب رجب المرجب کا مہینہ شروع ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے ”اے اللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان کی برکتیں عطا فرما اور ہمیں رمضان نصیب فرما“

رمضان شریف کا چاند دیکھنے پر خاص دعا کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر خصوصی دعا فرمایا کرتے تھے

كَانَ إِذَا رَأَى هِلَالًا قَالَ هِلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ هِلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ.

(مصنف ابن ابی شیبہ، المعجم الاوسط)

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاند دیکھتے تو فرماتے یہ چاند خیر و برکت کا ہے یہ چاند خیر و برکت کا ہے۔ میں اس ذات پر ایمان رکھتا ہوں جس نے تجھے پیدا فرمایا۔

رمضان المبارک کی آمد پر مرحبا کہنا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مبارک مہینے کی آمد پر خوب خوشی کا اظہار کر کے اس کا استقبال کرتے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے رمضان المبارک کے استقبال کے بارے میں سوالیہ انداز میں پوچھ کر اس مہینے کی برکت کو مزید واضح کیا۔ حدیث مبارکہ میں ہے

ما تستقبلون و ماذا يستقبلکم؟ (لثلاث مرات)

تم کس کا استقبال کر رہے ہو اور تمہارا کون استقبال کر رہا ہے۔ (یہ الفاظ آپ نے تین دفعہ فرمائے)۔

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کوئی وحی اترنے والی ہے یا کسی دشمن سے جنگ ہونے والی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ پھر فرمایا

ولكن الله شهر رمضان يغفر في اول ليلة لكل اهل هذه القبلة. (شعب الایمان للبيهقي)

تم رمضان کا استقبال کر رہے ہو جس کی پہلی رات تمام اہل قبلہ کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

روزے میں سحری و افطاری کا معمول کہ رمضان المبارک میں پابندی کے ساتھ سحری و افطاری کے بے شمار فوائد اور فیوض و برکات ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے کا آغاز سحری کے کھانے سے فرمایا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحْرِ بَرَكَهً. (صحیح البخاری)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

☆ ایک دوسرے مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل کتاب اور مسلمانوں کے روزے کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے فرمایا

فَإِنَّ مَا بَيْنَ حَيَاتَيْنَا وَحَيَاتِهِم أَكْثَلُ الْكِتَابِ أَكْثَلُ السَّحْرِ. (صحیح مسلم)

حضرت ابو قیس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔

☆ حضرت ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

السُّحُورُ أَكْلَةُ بَرَكَةٍ فَلَا تَذْغُوهُ. (مسند احمد بن حنبل)

سحری کھانے میں برکت ہے اسے ترک نہ کیا کرو۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا

فَإِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ. (مسند احمد بن حنبل)

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کرنے والوں پر اپنی رحمتیں نازل کرتے ہیں۔

روزے میں سحری کو بہت اہم مقام حاصل ہے، کہ روحانی فیوض و برکات سے قطع نظر سحری دن میں روزے کی تقویت کا باعث بنتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو تلقین فرمائی ہے کہ سحری ضرور کھایا کرو خواہ وہ پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول مبارک تھا کہ سحری آخری وقت میں تناول فرمایا کرتے تھے۔ گویا سحری آخری وقت میں کھانا سنت ہے۔

برکت سے کیا مراد ہے؟ کچھ سحری میں برکت سے مراد اجر عظیم ہے کیونکہ اس سے ایک تو سنت ادا ہوتی ہے اور دوسرا روزہ کے لئے قوت و طاقت مہیا ہوتی ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ عنہ سحری میں برکت کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

و أما البركة التي فيه فظاهره لأنه يقرى على الصيام و ينشط له و تحصل بسببه الرغبة في الازدياد من الصيام.

سحری میں برکت کی وجوہات ظاہر ہیں جیسا کہ یہ روزے کو تقویت دیتی ہے اور اسے مضبوط کرتی ہے۔ اس کی وجہ سے روزے میں زیادہ کام کرنے کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔

وقيل لأنه يتضمن الاستيقاظ والذكر والدعاء في ذلك الوقت الشريف وقت تنزل الرحمة و قبول الدعاء والاستغفار. (شرح نووي)

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا تعلق رات کو جاگنے کے ساتھ ہے اور یہ وقت ذکر اور دعا کا ہوتا ہے جس میں اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور دعا اور استغفار کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔

سحری میں تاخیر اور افطاری میں جلدی کرنا کچھ سحری کرنے میں تاخیر اور افطاری کرنے میں جلدی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول رہا۔ ملاحظہ ہو۔

حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں فرماتے ہیں

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَشَلُوا الْفِطْرَ. (صحیح مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگ بھلائی پر رہیں گے جب تک وہ روزہ جلد افطار کرتے رہیں گے۔

☆ حدیث قدسی ہے کہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا. (جامع الترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء في تعجيل الافطار)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں میں مجھے پیارے وہ ہیں جو افطار میں جلدی کریں۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب تک اس امت کے لوگوں میں یہ دونوں باتیں یعنی افطار میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرنا رہیں گی تو اس وقت تک سنت کی پابندی کے باعث اور حد و شرع کی نگرانی کی وجہ سے خیریت اور بھلائی پر قائم رہیں گے۔

سحری میں تاخیر ﴿

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سحری تناول فرمانے میں تاخیر کرتے یعنی طلوع فجر کے قریب سحری کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمْرُنَا أَنْ نَعْجَلَ الْفِطْرَانَا وَنُؤَخِّرَ سُحُورَنَا. (کنز العمال)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے روزہ جلدی افطار کرنے اور سحری میں تاخیر کا حکم دیا گیا ہے۔

☆ حضرت کھل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لَا تَزَالِ أُمَّتِي عَلَى سُنَّتِي مَا لَمْ تَنْتَظِرْ بِفِطْرِهَا النَّجْمَ. (کنز العمال)

میری امت میری سنت پر اس وقت تک برابر قائم رہے گی جب تک کہ وہ روزہ افطار کرنے کے لئے ستاروں کا انتظار نہ کرنے لگے گی۔

آپ کا یہ عمل یہودیوں کے خلاف تھا جن کے ہاں سحری کرنے کا کوئی تصور نہیں تھا اور وہ افطاری کرنے کے معاملے میں آسمان پر ستاروں کے طلوع ہونے کا انتظار کیا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول بھی یہی تھا کہ وہ آفتاب غروب ہوتے ہی افطاری سے فارغ ہو جاتے تھے۔

حضرت ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ ﴿ حضرت ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سحری کھانے کی برکت کئی طرح سے حاصل ہوتی ہے مثلاً اجازت سنت، یہود و نصاریٰ کی مخالفت، عبادت پر قوت حاصل کرنا، آمادگی عمل کی زیادتی، بھوک

تم پر رات کا قیام (نمزد تہجد) لازمی ہے کیونکہ تم سے پہلے صالحین کا یہ عمل رہا ہے۔

فضائل نماز تہجد کے نماز تہجد تمام نقلی نمازوں میں افضلیت کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کی افضلیت کا ذکر کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

شَرَفَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ وَ عِزَّهُ اسْتِغَاثَةُ عَمَّالِي أُهْدَى النَّاسِ. (كنز العمال)

مومن کی فضیلت رات کو قیام میں ہے اور عزت لوگوں سے استفاء میں ہے۔

نماز تہجد باقاعدہ ادا کرنے سے بندہ اپنے رب کی بارگاہ میں وہ مقام و مرتبہ حاصل کر لیتا ہے کہ اسے عزت و وقار اور شان و استغناء نصیب ہوتی ہے جس کے صلے میں اسے دنیا میں کسی کے آگے دست سوال دراز کرنے کی حاجت نہیں رہتی اور اس کی جبین نیو آستانہ خداوندی کے سوا اور کسی در پر نہیں جھکتی۔ بندہ جب اپنے رب سے تعلق آشنائی محکم و پختہ کر لیتا ہے تو اس کی زندگی بقول علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کی عملی تفسیر بن جاتی ہے

دو عالم سے کرتی ہے پہچانہ دل کو عجب چیز ہے لذت آشنائی

راتوں کی تنہائی میں خدا سے راز و نیاز اور اس کے آگے گڑگڑا کر گریہ و زاری کے ساتھ دعائیں مانگنے سے بندہ دنیا سے مستغنی ہو جاتا ہے اور کسی فرعون کو خاطر میں نہیں لاتا۔ رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے شب زندہ دار اور نماز تہجد کی خاطر قہم اللیل کرنے والوں کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ

(شعب الامتحان)

میری امت کے برگزیدہ افراد وہ ہیں جو قرآن کو (اپنے سینوں میں) اٹھائے ہوئے ہیں اور شب بیداری کرنے والے ہیں۔

امت کے یہ پاک باز اور قدسی صفات مردان با خدا ہیں جن کے بارے میں اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔

إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَقْدَرُ وَأَكْثَرُ قِيَلًا (القرآن، المزل 73-6)

پیشک رات کا اٹھنا نفس کو بخشتی ہے اور (وقت و عادل و زبان کی یکسانیت کے ساتھ) سیدھی بات مٹتی ہے۔

ان نفوس قدسیہ کی راتیں یوں بسر ہوتی ہیں کہ ان کے پہلو شب کی خلوت میں بستر سے اٹک رہے ہیں جب مخلوق

خواب گراں کی لذتوں میں غلطاں ہوتی ہے وہ اپنے رب کو مٹانے کے لئے اس کے حضور پیکر عجز و نیاز بنے مگر گزارا ہے ہوتے ہیں۔

رمضان المبارک کی راتوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ نماز عشاء و تراویح ادا کرنے کے بعد آرام کے لئے تشریف لے جاتے پھر رات کے کسی حصے میں نماز تہجد کے لئے بیدار ہوتے تو نہمٹول و ترغیہ رو رکعتیں نماز کی ادا فرماتے۔

نماز تہجد کے لئے نماز عشاء کے بعد کچھ سونا شرط اور مسنون ہے یہی عمل افضل و مستحب ہے جو سنت صحابہ رضی اللہ عنہم اور سنت صالحین سلف سے ثابت ہے بغیر خیند کے نماز تہجد کا ادا کرنا مکروہ ہے۔

حضرت سید الاویاء شہنشاہ بغداد حضور الشیخ عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کتاب "غنیۃ الطالبین" میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز تہجد کے بارے میں ہے

حضرت عبداللہ بن عباس و حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من صلى ركعتين بعد عشاء الآخرة يقرأ في كل ركعة بفاتحة الكتاب وعشرين مرة (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) بنى الله له قصرين في الجنة يترآهما أهل الجنة. (إمداد المارء فضائل القرآن لابن العربي)

جو شخص آخر عشاء کے بعد دو رکعت اس طرح ادا کرے کہ ایک مرتبہ فاتحہ (الحمد شریف) اور بیس مرتبہ سورۃ اخلاص (قل هو اللہ احد) پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں داخل بنائے گا جن کا اہل جنت مشاہدہ کریں گے۔

کثرت صدقات و خیرات کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ وہ صدقہ و خیرات کثرت کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ کوئی سوالی ان کے در سے خالی نہیں جاتا تھا لیکن رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات کی مقدار باقی مہینوں کی نسبت اور زیادہ بڑھ جاتی۔ اس ماہ صدقہ و خیرات میں اتنی کثرت ہو جاتی کہ ہوا کے تیز جھونکے بھی اس کا مقصد نہ کر سکتے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَبَرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ. (صحیح البخاری)

جب حضرت جبریل امین علیہ السلام آجائے تو آپ کی حقوت کی برکات کا مقابلہ تیز ہوا نہ کرتی۔

حضرت جبریل علیہ السلام چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغامِ محبت لکھ آتے تھے۔ رمضان المبارک میں چونکہ عام دنوں کی نسبت کثرت سے آتے تھے۔ اس لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے آنے کی خوشی میں صدقہ و خیرات بھی

کثرت سے کرتے۔

شرح ﴿ اس حدیث مبارکہ کی شرح بیان کرتے ہوئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

و في هذا الحديث فوائد منها بيان عظم جوده صلى الله عليه وآله وسلم و منها استحباب اكثار الجود في رمضان و منها زيادة الجود و الخير عند ملاقة الصالحين و عقب فراقهم للتلذذ بلقائهم و منها استحباب مداورة القرآن. (شرح نووي)

فوائد: اس حدیث پاک سے کئی فوائد اخذ ہوتے ہیں مثلاً

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو دو سقا کا بیان۔

☆ رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کے پسندیدہ عمل ہونے کا بیان۔

☆ نیک بندوں کی ملاقات پر جو دوسٹا اور خیرات ہونے کا بیان۔

☆ نیک بندوں سے ملنے کے بعد ان کی عاقبات کی خوشی میں صدقہ و خیرات۔

☆ قرآن مجید کے شرح درس و تدریس کے لئے مدرس کے قیام کا جواز۔

معمول احکاف کچھ رمضان المبارک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی باقاعدگی کے ساتھ احکاف فرمایا کرتے تھے۔ زیادہ تر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری عشرے کا احکاف فرماتے کبھی کبھار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے اور دوسرے عشرے میں بھی احکاف فرمایا۔ لیکن جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مطلع کر دیا گیا کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرے میں ہے۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ آخری عشرے میں ہی احکاف فرمایا۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کے معمول اعتکاف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں۔

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْتِكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَلَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى. (صحیح البخاری)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرے میں احکام فرمادیتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ آخری عشرہ کے علاوہ رمضان المبارک کے پہلے اور دوسرے عشرے میں بھی اعکاف فرمایا۔

☆ حضرت سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اغْتَسَفَ الْعَشْرَ
الْأَوْسَطَ فِي قُبَّةِ تَرْكِيَّةٍ عَلَى سُلْبَتِهَا خَصِيرٌ قَالَ لَأَعَذَّ الْحَصِيرُ بِرَبِّهِ لَهَا فِي نَاجِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ أُطْلِعَ
رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ فَقَالُوا مِنْهُ فَقَالَ إِنِّي اغْتَسَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ الْيَوْمَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اغْتَسَفْتُ الْعَشْرَ
الْأَوْسَطَ ثُمَّ أَتَيْتُ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَغْتَسِفَ فَلْيَغْتَسِفْ. (صحیح مسلم)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک کا پہلا عشرہ اعکاف فرمایا پھر آپ نے درمیانی عشرہ اعکاف فرمایا اور یہ اعکاف ایسے ترکی خیمہ میں تھا جس کے دروازے پر بطور پردہ چٹائی تھی جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مبارک ہاتھ سے پکڑ کر خیمہ کی طرف ہٹایا اور پھر اپنا سراقدس نکال کر صحابہ کرام کو اپنے قریب آنے کے لئے فرمایا جب وہ قریب آ گئے تو فرمایا میں نے لیلۃ القدر کی تلاش میں پہلے عشرہ اعکاف کیا پھر میں نے درمیانی عشرہ اعکاف کیا پھر مجھے بتایا گیا کہ وہ آخری عشرہ میں ہے۔ تم میں سے جو اعکاف جاری رکھنا چاہتا ہے وہ اسے جاری رکھے۔

آخری سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس دن اعکاف فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَعَكَّفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اغْتَعَكَّفَ عِشْرِينَ يَوْمًا (صحیح البخاری)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال رمضان المبارک میں دس دن تک احکام فرمایا کرتے تھے لیکن جس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال فرمایا اس سال آپ میں دن تک معکف رہے۔

اختلاف میں انسان دنیاوی معاملات سے عیحدگی اختیار کر کے اللہ رب العزت کی رضا کی تلاش میں گوشہ تنہائی اختیار کرتا ہے۔ صوفیاء کرام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی میں چند کشی کے عمل کو اختیار کرتے ہیں تاکہ وہ اس عمل کے ذریعے خدا کو راضی کر سکیں اور تزکیہ نفس کے مقام کو حاصل کر سکیں۔

رمضان المبارک میں ہم کیا کریں؟؟؟

رمضان المبارک کی ہر ہر ساعت ہمارے لئے سعادتمندوں کی خیرات لیکر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں کی نوید بن کر آتی ہے لیکن کیا ہم ان سے مستفیض ہو کر اپنے لئے آخرت کی نجات اور کامیابی کا توشہ و سامان فراہم کرتے ہیں؟ کیا ہم اس ماہ مقدس

کے شب و روز کے سعید لمحوں کو غنیمت جان کر اپنی عاقبت سنوارنے کا اہتمام کرتے ہیں؟ ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم اس ماہ مبارک کا حق کہاں تک ادا کر پاتے ہیں؟

ہمیں اپنا یہ معمول بنانا چاہیے کہ جب ہم محری کے لئے بیدار ہوں تو با وضو ہو کر کچھ وقت نماز تہجد کی ادا رگلی کے لئے نکالیں اور پھر پوری زندگی اس کی پابندی کے لئے کوشش کرتے رہیں۔ ہماری بقید زندگی میں تہجد کا معمول اس قدر راسخ ہو جائے کہ پھر اسے ترک کرنے کا تصور بھی نہ ہو سکے۔

رمضان المبارک کو یہ شرف اور فضیلت حاصل ہے کہ نماز تراویح اور نماز تہجد کے درمیان سونے کا وقفہ بھی شامل عبادت تصور کیا جاتا ہے۔ گویا اس مقدس اور مبارک صیغے کی ہر ساعت فحوض وبرکات کی حامل ہو کر تادمہ اعمال میں بطور عبادت لکھ دی جاتی ہے۔

فقیر نے اپنے اس مضمون میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمولات و رمضان کا ذکر اس امید سے کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سنت نبوی کے مطابق رمضان المبارک عیدینہ منورہ میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بحرمت سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

5

مہرے کا بھکاری

المفتی القادری محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور پنجاب پاکستان

روزہ کے چند ضروری مسائل

☆ عرف شرع میں مسلمان کا بانیّت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے آپ کو تصدّ اکھانے پینے اور جماع سے باز رکھنا ہے۔

☆ جھوٹ، جعلی، غیبت، گالی دینا، بیہودہ باتیں کرنا، کسی کو تکلیف دینا، وقت کے پاس کرنے کے لئے شعر و سخن، باتیں کہنا یہ سب باتیں روزہ کو مکروہ کر دیتی ہیں۔ روزہ میں مسواک کرنا مکروہ نہیں جیسا کہ عام طور پر مشہور ہے۔

☆ تندرستی طبع کے لئے قیل لگا کر مرید و خوشبو استعمال کرنا جائز ہے۔

☆ ایک شخص کی طرف سے دوسرا شخص روزہ نہیں رکھ سکتا۔

☆ بھول چوک کر کھا لینے، منہ بھرتے اور احکام ہو جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

ہذا سحری کے وقت مغالطہ میں کھا لی لینا کہ ابھی وقت باقی ہے مگر وقت نہیں تھا اسی طرح افطار کے وقت روزہ کھول لینا یا بدل کی وجہ سے مگر افطار کا وقت نہیں ہوا تھا دونوں صورتوں میں قضا واجب ہوگی۔

☆ عورتوں کو حیض کی حالت میں نماز، روزہ کی ادائیگی شرعاً منع ہے۔ نمازیں معاف ہو جائیں گی مگر روزے کی قضا لازم ہوگی۔

صدقہ فطر

صدقہ فطر کی مقدار یہ ہے کہ گندم سوا دو سیر یا اس کی قیمت یہی صحیح وزن ہے جس کی تحقیق اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں فرمائی ہے صدقہ فطر عید سے قبل دینا بھی جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ عید کی صبح صادق ہونے کے بعد اور عید گاہ جانے سے پہلے ادا کرے صدقہ فطر کے مستحق وہی لوگ جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں لیکن فی زمانہ آپ کی زکوٰۃ صدقات فطر کے بہترین مستحق دینی مدارس کے طلباء کرام ہیں۔ لہذا آپ جامعہ اوریہ رضویہ بہاولپور میں علوم دینیہ پڑھنے والے طلبہ ربہ لبت کی سرپرستی فرمائیں اور ان کی مدد و اعانت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ آپ کی تھوڑی توجہ سے اشاعت دین کا کام ہوگا۔

طریقہ نماز عید الفطر

عید الفطر کی نماز واجب ہے پہلے نیت کریں یعنی نیت کی میں نے دو رکعت نماز عید الفطر مع زائد چھ تکبیروں کے واسطے اللہ

تعالیٰ کے منہ میرا کعب کی طرف پیچے اس امام کے اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور زیر ناف ہاندھ لیں اور شام یعنی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ پڑھیں پھر دوسری اور تیسری مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور چھوڑیں اور چوتھی تکبیر میں ہاتھ ہاندھ لیں۔ پھر امام قرات کرے گا مقتدی خاموش رہیں اور پھر دوسری رکعت میں تلاوت کے بعد جب امام تکبیر کہے آپ بھی تکبیر کہہ کر پہلی دوسری تیسری مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر بغیر ہاتھ اٹھائے رکوع میں چپے جائیں بقیہ نماز حسب دستور ادا کریں اور بعد نماز اپنی جگہ خاموش بیٹھ کر خطبہ سنیں اور دعا کریں (اپنی تمام عبادات و صدقات، حسنات، صوم و صلوٰۃ پر قبولیت کی مہر مانگنے کے لیے اجتماعی طور پر درود و سلام بخضر سید الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیش کرنے کے بعد) مصحف اور معائنہ کرنا سنت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے اور عید مسرت بھی۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم کے صدقے سب مسلمانوں کی جملہ عبادت کو منکور و مقبول فرمائے۔ آمین

﴿آپ کی خصوصی توجہ اور آپ کی سہولت کے لئے﴾

☆ آپ رسالہ کا بغور مطالعہ فرمایا کریں بلکہ احباب کو پڑھائیں اگر کہیں لغتی، علمی غلطی نظر آئے تو ہمیں ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ اصلاح ہو۔

☆ حضرت فیض ملت حضور مفر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کے ہزاروں غیر مطبوعہ علمی، تحقیقی مذہبی مسودہ جات قلم وادشاخ ہو رہے ہیں آپ رسالہ کا مکمل مطالعہ ضرور فرمائیں۔

☆ جس پتہ پر آپ کے نام رسالہ آ رہا ہے اگر اس میں کوئی تبدیلی مقصود ہو تو جلد آگاہ فرمائیں۔

ہم سال کے بارہ شمارے مکمل ہونے پر جلد بندی ضرور کرائیں اس طرح آپ کے پاس علمی مواد محفوظ ہو کر آپ کی لائبریری کی زینت بن رہے گا اور ردی ہونے سے بچ جائیگا۔

☆ ہر ماہ ۱۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملنے کی صورت میں دوبارہ طلب کریں (لیکن ڈاک چوروں کے محاسبہ کے بعد)
☆ آپ کو جب چندہ ختم ہونے کی اطلاع ملے تو پہلی فرصت میں چندہ ارسال کریں۔ وی پی طلب کرنے کی صورت
میں آپکو اضافی رقم ادا کرنا پڑے گی اس لیے چندہ بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ ایم سی بی عید گاہ برانچ بہاولپور رکھا۔
نمبر 6-464 پر ارسال کریں۔

ہم مزید معلومات کے لیے ہماری ویب سائٹ (www.faizahmedowaisi.com) بھی آپ اپنی اسکرین پر ملاحظہ کریں۔ (مدیر)

تواریخ وصال

- ☆ ۱۰ رمضان المبارک سن ۱۰ اہلسنت نبوی سیدہ حضرت خدیجہ الکبریٰ (ام المؤمنین) رضی اللہ عنہا کا وصال مکہ مکرمہ میں ہوا۔
☆ ۳ رمضان المبارک حضرت سیدۃ النساء خاتون جنت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا۔
☆ ۲۰ رمضان المبارک ۲ھ حضور اکرم کی صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ۔
☆ ۷ رمضان المبارک ۵ھ کو سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔
☆ اسی ماہ ۹۵ھ کو ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔
☆ اسی ماہ ۱۱ھ میں سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔
☆ اسی ماہ ۱۵ھ کو مہدی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت بہل بن عمرو رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔
☆ اسی ماہ ۳۲ھ کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچ سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔
☆ اسی ماہ ۳۳ھ کو صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔
☆ ۲۰ رمضان المبارک ۶۱ھ کوفہ کی جامع مسجد میں حضرت مولا کائنات شیر خدا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی شہادت ہوئی، سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا۔
☆ اسی ماہ ۵۳ھ کو زیاد بن سفیان کا انتقال ہوا۔
☆ اسی ماہ ۵۴ھ میں شاعر دربار رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا مدینہ منورہ میں وصال ہوا۔
☆ یکم رمضان المبارک ۸۱ھ کو بمقام بیت سیدنا امام عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ۔
☆ ۷ رمضان المبارک ۸۲ھ کو سیدنا یحییٰ قلندر رضی اللہ عنہ (پانی پت)
☆ اسی ماہ مبارک ۱۳۹ھ میں سیدہ حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔
☆ ۹ رمضان المبارک ۱۴۰ھ حضرت خواجہ حبیب گجلی علیہ الرحمۃ۔
☆ ۹ رمضان المبارک ۱۷۷ھ حضرت داود طائی علیہ الرحمۃ
☆ ۳ رمضان المبارک ۲۵۳ھ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
☆ ۱۸ رمضان المبارک ۲۵۵ھ حضرت یحییٰ بن معاویہ علیہ الرحمۃ

☆ ۲۷ رمضان المبارک ۱۷۷۲ھ خوجہ عزیزان راجہ علی الرحمۃ۔

☆ ۱۸ رمضان المبارک ۱۷۷۷ھ شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی علیہ الرحمۃ۔

☆ ۱۳ رمضان المبارک ۱۷۷۹ھ حضرت سید محمد فوٹ علیہ الرحمۃ۔

☆ ۱۰ رمضان المبارک قاضی حمید الدین ناگوری علیہ الرحمۃ۔

☆ ۱۰ رمضان المبارک حضرت سید معصوم شاہ قادری علیہ الرحمۃ۔

☆ ۱۳ رمضان المبارک سندھ عظیم بزرگ شاعر حضرت بکھل سرمست علیہ الرحمۃ۔ (رائی پور سندھ)

☆ اسی ماہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ (اڈیا) اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

☆ ۳ رمضان المبارک ۱۳۱۹ھ حکیم الامت مفتی احمد یار خان فیضی علیہ الرحمۃ (مجمرات)

☆ ۷ رمضان المبارک ۱۳۱۹ھ شیخ الاسلام خوجہ قمر الدین سیالوی علیہ الرحمۃ (سیال شریف)

☆ ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۰۶ھ غزالی زہد حضرت علامہ سید احمد سعید کاشمی علیہ الرحمۃ (مٹان شریف)

☆ استاد العلماء مولانا عبدالکریم اعوان علیہ الرحمۃ (امین آباد ضلع رحیم یار خان) کا وصال اسی ماہ ہوا۔

☆ ۱۰ رمضان المبارک حضرت سید منظور شاہ صاحب قادری (بستی نور شاہ فتح پور کمال ضلع رحیم یار خان)

☆ ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ مولانا عبدالکریم ابدالوی علیہ الرحمۃ (خانقاہ ڈوگرہاں)

☆ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ جمہرات کو مفتی محمد صالح ادوی ٹریک حادثہ میں شہید ہوئے۔

☆ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ ۲۶ اگست ۲۰۱۰ء جمہرات حضور منبرا عظیم پاکستان فیض ملت علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد

ادوی رضوی نور اللہ مرقدہ کا بہاد پور میں وصال ہوا۔

عورت کا پردہ

عورت کی بے پردگی کو معمولی سمجھنا اس قبیح عمل کو برائی اور گناہ نہ سمجھنا اور اس لعنت کی مخالفت و نفرت کے بجائے اس سے شیطانی لطف اٹھانا یقیناً یہ مرد کی انتہائی درجے کی بے حسی و بے غیرتی ہے۔ (قاری سعید احمد مدینہ منورہ)

مؤمن کے شب و روز

افتاحات :- حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ و ہنامہ ”فیض عالم“ بہاولپور کے وہ قارئین کرام جنہوں نے 1990ء کی دہائی کے شمارہ جات کا مطالعہ کیا ہے۔ اس میں حضور فیض ملت محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ کے غیر مطبوعہ مضامین میں ”مؤمن کے شب و روز“ کے عنوان سے ایک سلسلہ ہم شروع کیا تھا جس میں روزمرہ کے بنیادی ضروری مسائل قسطوار شکل میں ہوتے تھے اس وقت بہت مقبول ہوا دوبارہ وہ سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔

استنجا کا طریقہ (حنفی)

استنجا خانہ میں جنات اور شیاطین رہتے ہیں۔ اگر جانے سے پہلے ہم اللہ پڑھ لی جائے تو اس کی برکت سے وہ ستر دیکھ نہیں سکتے۔ حدیث پاک میں ہے کہ جن آنکھوں اور لوگوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب پاخانے کو چائے تو ہم اللہ کہہ لے۔ استنجا خانے میں داخل ہونے سے پہلے ہم اللہ پڑھ لیجیے بلکہ بہتر ہے کہ یہ دعا پڑھ لیجیے (اول و آخر درود شریف)

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النُّعْثِ وَ النِّجَابِثِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع یا اللہ میں شیطان جنوں اور جنیوں سے پناہ مانگتا رہتا ہوں۔

اس کا قدم یعنی پائیاں قدم رکھ کر استنجا خانہ میں داخل ہو۔

نیچے سر استنجا خانہ میں داخل ہونا منع ہے، سر ڈھانپ لے۔

جب پیشاب کرنے یا تعضائے حاجت کے لیے بیٹھیں تو منہ اور پیٹھ دونوں میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف نہ ہو۔

جب تک تعضائے حاجت کے لیے بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ ہی حاجت سے زیادہ بدن کھولے۔
دونوں پاؤں ذرا کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دیکر بیٹھنے کہ اس طرح بڑی آنت کا منہ کھلتا ہے اور اچابت آسانی سے ہوتی ہے۔

کسی دینی مسئلہ پر فوراً نہ کرے کہ محرومی کا باعث ہے۔

اس دوران اذان یا چھینک یا سلام کا جواب نہ دے۔

خود چھینکے تو زبان سے الحمد للہ نہ کہے دل میں کہہ لے۔

پت چیت نہ کرے۔

اپنی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے۔

اس نجاست کو نہ دیکھے جو بدن سے نکلی ہے۔

دیر تک استنجہ خانہ میں نہ بیٹھے کہ بوا سیر ہونے کا اندیشہ ہے۔

نفعائے حاجت سے فارغ ہو کر پہلے بیٹاب کا مقام دعوئے پھر پاخانہ کا مقام۔

جب استنجہ خانہ سے نکلے تو پہلے دایاں قدم نکالے اور باہر نکلنے کے بعد یہ دعا پڑھے (اول وآخروہ شریف)

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْغَبَ عَنِّي الْأَذَى وَغَالَانِي

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور مجھے راحت بخشی۔ (بہار شریعت، رد المحتار، سنن الترمذی)

میانوالی میں دورہ تفسیر القرآن

میانوالی جامعہ غوثیہ واحدیہ فیض العلوم میں حضور فیض ملت محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ کے محبوب شاگرد اور ضیفہ مجاز حضرت علامہ پیر زادہ سید محمد منصور شاہ اویسی کے زیر اہتمام یکم تا ۲۵ شعبان المعظم ہر سال مثالی دورہ تفسیر القرآن کی کلاس پڑھائی جاتی ہے اس سال ۱۳ اویس دورہ میں جگر گوشہ فیض ملت صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی کے علاوہ حضرت علامہ موانا محمد نصر اللہ نصر (جنڈوالہ) نے بہت سارے موضوعات پر مدلل نوٹس تیار کرائے ہیں۔ یوں حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کا علمی و روحانی فیضان جاری ہے۔ (ابو محمد عبداللہ ہاشم محمد اعجاز اویسی)

کفایت شعاری..... عملی مثال

جو غربت کے باوجود سوال نہیں کرتے

تحریر تو پہنچ نہیں کسی ہے لیکن سیدھی دل پہ لگی..... ضرور پڑھیں

جب ہاکی تنخواہ کے سازھے تین سو روپے پورے خرچ ہو جاتے تب لٹاں ہا را پسند یہ دیکھنا تیار کرتیں۔ ترکیب یہ تھی کہ سوکھی روٹیوں کے کٹڑے کپڑے کے پرانے چیلے میں جمع ہوتے رہتے اور مینے کے آخری دنوں میں ان کٹڑوں کی قسمت کھلتی۔ پانی میں بھگو کر نرم کر کے ان کے ساتھ ایک دو مٹھی بچی ہوئی دالیس سل بٹے پر پے مصالحے کے ساتھ دیکھی میں ڈال کر پکے چھوڑ دیا جاتا۔ حتیٰ کہ مزے دار دلیم سا بن جاتا اور ہم سب بچے وہ دلیم انگلیاں چاٹ کر ختم کر جاتے۔ لٹاں کے لیے صرف دیکھی کی تہہ میں لگے کچھ کٹڑے ہی بچتے۔ لٹاں کا کہنا تھا کہ کھرچن کا مزہ تم لوگ کیا جانو۔ اور لٹاں ایسی سکھڑھیں کہ ایک دن گو بھی پکتی اور اگلے دن اسی گو بھی کے چوں اور ڈنٹھلوں کی سبزی بنتی اور یہ کہنا مشکل ہو جاتا کہ گو بھی زیادہ مزے کی تھی یا اس کے ڈنٹھلوں کی سبزی۔

لٹاں جب بھی بازار جاتیں تو غفور درزی کی دکان کے کونے میں پڑی کتروں کی پوٹلی بنا کے لے آتیں۔ کچھ عرصے بعد یہ کتروں میں بھنے کے نئے غلافوں میں بھر دی جاتیں۔ کیونکہ لٹاں کے بقول ایک تو مہنگی روٹی خریدو اور پھر روٹی کے ٹکیوں میں جراثیم بیکار کر لیتے ہیں۔ اور پھر کتروں سے بھرے ٹکیوں پر لٹاں رنگ برنگے دھاگوں سے شعر کاڑھ دیتیں۔ کبھی لاڈ آ جاتا تو ہنستے ہوئے کہتیں تم شہزادے شہزادیوں کے تو خرے ہی نہیں مانتے جی، سوتے بھی شاعری پر سر رکھ کے ہو۔

عید کے موقع پر محلے بھر کے بچے غفور درزی سے کپڑے سلواتے۔ ہم ضد کرتے تو لٹاں کہتیں وہ تو مجبوری میں سواتے ہیں کیونکہ ان کے گھروں میں کسی کو سینا پر دانا نہیں آتا۔ میں تو اپنے شہزادے شہزادیوں کے لیے ہاتھ سے کپڑے سیوں گی۔ حصہ الوداع کے مبارک دن ہا لٹھے اور پھول دار چیمنٹ کے دو آدمے آدھے تھان جانے کہاں سے خرید کر گھر لاتے۔ لٹھے کے تھان میں سے 11 اور تینوں لڑکوں کے اور چیمنٹ کے تھان میں سے دونوں لڑکیوں اور لٹاں کے جوڑے کتنے اور پھر لٹاں ہم سب کو سنانے کے بعد عری تک آپا نصیحت کے دیوار ملے کوارٹر سے لائی گئی سلائی مشین پر سب کے جوڑے سجھتیں۔ آپا نصیحت سال کے سال اس شرط پر مشین دیتیں کہ ان کا اور ان کے میاں کا جوڑا بھی لٹاں ہی کے دیں گی۔ ہم بہن بھئی جب ذرا راسیا نے ہوئے تو ہمیں عجیب سا لگنے لگا کہ محلے کے باقی بچے بچیاں تو نئے نئے رنگوں کے الگ الگ چکلیے سے کپڑے پہنتے ہیں مگر ہمارے گھر میں سب ایک ہی طرح کے کپڑے پہنتے ہیں۔ مگر لٹاں کے اس جواب سے ہم مطمئن

